سوال

(34) علاج کے لیے کلام الٰہی کو استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ اپنے بقول طب عوامی سے علاج کرتے ہیں، جب کوئی ان میں سے کسی ایک طبیب کے پاس جاتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھو اور کل ہمارے پاس آو، اگلے روز جب کوئی ان کے پاس جاتا ہے تو وہ بتاتے ہیں کہ تجھے فلاں بیماری ہے اور اس کا یہ علاج ہے۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک طبیب یہ بھی کہہ رہا تھا کہ وہ علاج کے لئے کلام الٰہی کو استعمال کرتا ہے تو ان لوگوں اور ان کے پاس جانے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص علاج کے لئے اس مذکورہ بالا طریقے کو استعمال کرتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ علاج کے لئے جنوں سے مدد لیتا ہے اور علم غیب جاننے کا دعوی کرتا ہے لہذا اس کے پاس جانا، اس سے کچھ پوچھنا اور اس سے علاج کروانا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس قسم کے لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ ''جو کوئی کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کچھ پوچھے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ ہوگی۔''

(صحیح مسلم) اسی طرح اور بہت سی احادیث سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے کاہنوں، نجومیوں اور جادوگروں کے پاس جانے، ان سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''جو کوئی کسی نجومی کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو وہ اس دین وشریعت کے ساتھ کفر کرتا ہے، جسے محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔'' ہر وہ شخص کو کنکریوں یا گھونگھوں کے استعمال سے یا زمین پر لکیریں کھینچ کر یا مریض سے اس کے، اس کی ماں یا اس کے قریبی رشتہ داروں کے نام معلوم کر کے اس کی بیماری یا علاج وغیرہ کے بارے میں بتاتا ہے، تو نبی ﷺ نے اس سے سوال پوچھنے اور اس کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ان لوگ کے پاس جانے، ان سے سوال کرنے اور ان سے علاج کرانے سے اجتناب کرنا واجب ہے خواہ یہ اس بات کا دعوی ہی کیوں نہ کریں کہ وہ قرآن سے علاج کرتے ہیں کیونکہ باطل پرست لوگوں کی یہ عادت ہے کہ وہ دجل وفریب سے کام لیتے ہیں لہذا ان کی باتوں کی تصدیق کرنا جائز نہیں۔ واجب ہے کہ اگر کوئی ایسے کسی شخص کو جانتا ہو تو وہ اپنے شہر کے قاضی یا امیر یا دیگر حکمرانوں کے پاس اس کی شکایت کرے تاکہ اس کے بارے میں حکم الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور مسلمان اس کے شر سے، اس کے فساد سے اور اس کے باطل طریقے سے مال کھانے سے محفوظ رہ سکیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ص181

محدث فتویٰ